سید احمد شہید کی تحریک جہاد و اصلاح کے بارے میں یہ تاثر دیا ہے کہ یہ تحریک انگریزوں کی حمایت میں تھی اور سکھوں کے خلاف اس سلسلہ میں مؤلف کے اہم ماخذ یہ ہیں :

۱. حیات طیبہ مرزا حیرت دہلوی ۔

۲. حیات سید احمد شہید (سوانح عمری) ۔ مولانا محمد جعفر تھانیسری ۔

۳. "مقالات سرسید" کے حواشی ۔ مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی ۔

نتیجہ مؤلف نے شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کے الفاظ میں یہ اخذ کیا ہے

"ان ہم عصروں کے واضح بیانات کی موجودگی میں اب ۱۱۷ برس کے بعد یہ کہنا کہ نہیں حضرت شہید انگریزوں کے خلاف جہاد کا عزم بالجزم رکھتے تھے ، ایک ایسا دعویٰ ہے جو اپنے ساتھ کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں رکھتا ۔" (ص : ۴۹)

گل محمد صاحب کے متذکرۃ الصدر ماخذوں پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے ۔

۱. مرزا حیرت دہلوی کے بارے میں یہ بات واضح ہے کہ وہ شاہ صاحب کی تحریک کے بعض پہلوؤں سے ہمدردی رکھتے تھے ، لیکن اس کے باوجود وہ انگریزی حکومت کے وفاداروں میں شامل تھے ۔ مرزا حیرت دہلوی نے "تحریک مجاہدین" کو اس انداز میں پیش کیا جو انگریزی حکومت چاہتی تھی ۔ مرزا صاحب ، سرسید احمد خان کی تحریک تجدد کے اہم فرد تھے حدیث کا انکار کرتے اور اسلام کو "عقل" کے مطابق ثابت کرتے تھے ۔

مرزا صاحب کو اہلحدیث یا دیوبندی مکتب فکر سے وابستہ کرنا غلط محض ہے ۔

۲. "سوانح احمدی" تحریک مجاہدین کا بنیادی ماخذ ہے جسے مولانا محمد جعفر تھانیسری صاحب نے اسوقت ترتیب دیا جب انگریز بہادر کے ذہن پر مجاہدین آزادی کو نیست و نابود کرنے کا بھوت سوار تھا ۔ "وہابی" کا لفظ باغی کے مترادف تھا ۔ ان حالات میں تھانیسری مرحوم نے تحریکی واقعات بیان کرتے ہوئے ممکن لچک پیدا کی ۔ من و عن مکاتیب کے نقل کرنے اور مواد کو بلا کم و کاست پیش کرنے میں دو امکان تھے ۔

اولاً : سرے سے یہ سارا مواد ہی سی ۔ آئی ۔ ڈی کی نذر ہو جاتا ۔

ثانیاً : اگر شائع ہو جاتا تو تحریک کے کارکنوں کے لئے مزید گرفت کا سبب بنتا ۔

یہی اسباب ہیں کہ سوانح احمدی میں لچک موجود ہے ۔ تھانیسری مرحوم سے غلطیوں کا صدور یقینی تھا بعض مکاتیب جو تحریک کی اصل روح تھے شائع ہی نہ ہو سکے ۔ اور لٹریچر کا بڑا حصہ ان کے ہاتھ ہی نہیں آیا ۔

۳. "مقالات سرسید" ، معروف قادیانی اہل قلم نے ترتیب دئے تھے ۔ پانی پتی صاحب اپنے عقیدہ و مسلک کے اعتبار سے اس بات کے پابند تھے کہ "قادیانیت" کی تائید کے لئے کوئی موقع ضائع نہ جانے دیں ۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے انگریزی حکومت سے اپنی وفاداری کی داستان اکثر سنائی ہے۔ "تحفۂ قیصریہ" اور "ستارہ قیصر" وغیرہ اس پر شاہد ہیں مرزائیوں کی یہ تکنیک رہی ہے کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس انداز سے پیش کیا جائے کہ وہ حکومت برطانیہ کے دست و بازو محسوس ہوں تاکہ مرزا قادیانی کو "انگریز پرستی" کا طعنہ نہ دیا جا سکے۔ ماخذوں کا جائزہ لینے کے بعد اب سید احمد شہیدؒ کے اصل مکاتیب سے حقیقت حال معلوم کی جائے۔ حال ہی میں لاہور سے مکاتیب سید احمد شہید کا ایک مجموعہ شائع ہوا ہے۔ چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

تحریک کا مقصد کیا تھا شاہزادہ کامران کے نام مکتوب میں لکھتے ہیں:

"مقصود از برپا کردن تمام این معرکہ پیرائی و عربدہ آرائی غیر از اعلائے کلمہ رب العالمین و احیاء سنت سید المرسلین و استیصال کفرہ متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغاۃ مفسدین چیزے دیگر مقصود نیست۔ علاوہ برین آنکہ این جانب از پردۂ غیب و مکمن لاریب باشارات فتح و ظفر مبشر چنانچہ بکرات و مرات بکلام روحانی و الہام ربانی بدین لطف رحمانی مطلع گردیدہ کہ ہرگز ہرگز شعبہ وسوسہ شیطانی بشائبہ ہوائی نفسانی بان مخلوط نشدہ" (ورق ۱۹)

والیان کابل و بخارا کے نام لکھتے ہیں:

"حال حکومت و سلطنت این ممالک برین منوال گردیدہ کہ نصاریٰ نکوہیدہ خصال و مشرکین بد مآل بر اکثر بلاد ہندوستان از لب دریائے اباسین تا ساحل شور کہ تخمیناً شش ماہہ راہ باشد تسلط یافتند و دوام تشکیک و تزویر بنا بر اہمال دین رب خبیر برتافتند و تمامی آن اقطار را بظلمات و کفر گردانیدند و عزت رو سائی کبار را بانواع تکالیف رسانیدند و بر مساجد و معابد اہل اسلام دست تعدی رسانیدہ و در مقدمات قضا و عدالت قوانین شرع را برباد دادہ و آئین کفر را بنیاد نہادہ۔"

(ورق : ۲۵)

انگریزوں کے وجود نامسعود سے برصغیر کو پاک کرنا اپنا مذہبی فریضہ خیال کرتے تھے۔ دوست محمد والی کابل کو لکھتے ہیں:

"بر جماہیر اسلام عموماً و مشاہیر حکام خصوصاً واجب موکد میگردد کہ سعی و کوشش در مقابلہ آنہا بجا آرند تا وقتیکہ بلاد مسلمین را از قبضہ ایشان بر آرند والا آثم و گنہگار میشود۔"

"بناءً علیہ احوال نکبت مآل کفرہ فرنگ و تعدی مشرکین ہند بسمع مبارک رسانیدہ شدہ تا غیرت ایمانی کہ موروث از اسلاف کرام است بجوش آید و اساس اہل کفر و ضلال را از پا بر اندازد و جمیعۃ جنود ابلیس لعین را برہم زند و رونق بازار اہل کفر و شرک بشکنند" (ورق : ۲۷)

"کفار فرنگ کہ بہ تسلط یافتہ اند نہایت نہایت تجربہ کار و ہوشیار اند حیلہ ساز و مکار"

(ورق : ۲۸)

"کفرہ ہند و فرنگ با مغل بر آں (ہندوستان) مسلط گردیدہ پس استخلاص بلاد مذکورہ از

دست آنہا بہ ذمہ مجاہدین اہل اسلام عموماً و مشاہیر حکام خصوصاً واجب۔" (ورق : ۲۸)

ان اقتباسات سے یہ تو واضح ہوتا ہے کہ سید احمد شہیدؒ کی تحریک کا ہدف انگریز تھے مگر ان کی حکمت عملی (STRATGY) یہ تھی کہ پہلے سکھوں سے پنجاب اور سرحد کو آزاد کرایا جائے اور اس کے بعد بڑی طاقت یعنی حکومت برطانیہ سے ٹکر لی جائے۔ مگر تحریک مجاہدین پہلے مرحلے میں ہی اپنوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ناکام ہوگئی۔

اس تبصرہ میں مجاہدین کی ان کوششوں کی تفصیل پیش کرنا ممکن نہیں۔ مؤلف فیضی نے مولانا محمد جعفر تھانیسری کے حوالے پیش کئے ہیں۔ انہیں انبالہ بم کیس میں عمر قید بعبور دریائے شور سزا دی گئی تھی کیا مقدمہ انگریزی کچہری میں پیش نہ ہوا تھا، اور سزا کسی رنجیت سنگھ نے دی تھی؟

بزرگوں قدسیہ کے کارناموں کو مؤلف نے "آزادی کی ان کہی کہانی" میں جھٹلانے کی کوشش کی ہے۔ ان کے بارے میں ایک منصف بزرگ جناب عبد الحامد بدایونی صاحب کا بیان پیش کرتا ہوں۔ بدایونی صاحب نے منیر انکوائری کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے فرمایا:

"مجھے ان بزرگوں کے عقائد سے اختلاف ہے، لیکن ان کی مجاہدانہ مساعی کی کرتا ہوں۔"

فیضی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ "اس وقت جبکہ مسلمان انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کے لئے بے قرار تھے۔ علماء کا ایک طبقہ انگریزوں کی حمایت میں سرگرم عمل ہوگیا۔ اس طبقہ کی راہنمائی سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل دہلوی کر رہے تھے۔"

اسی طرح قادیانی پانی پتی صاحب کا حوالہ نقل کیا گیا ہے۔

"۔۔۔۔۔ کیونکہ اُس وقت بظاہر یہی نظر آرہا تھا کہ انگریزوں کی حکومت اب گئی ایسے حالات میں مجاہدین سید احمد بڑی خوشی اور بڑی آسانی سے انگریزوں کے خلاف جنگ میں شریک ہو جاتے۔" (ص : ۴۰)

"بظاہر یہی نظر آرہا تھا" کا قیاس حقیقت کے طور پر دیکھئے کہ ۱۸۳۱ء اور معاً بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی حدود سلطنت میں کیا اضافہ ہوا۔؟

فیضی صاحب نے یہ غلط تاثر بھی دینے کی کوشش کی ہے کہ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے اور ان لوگوں نے نبیؐ کی محبت عوام کے دل سے ختم کرنے کی کوشش کی۔ شاہ صاحب کے درج ذیل نعتیہ اشعار دیکھئے، حقیقت خود ہی واضح ہے:

خصوصاً کہ جو اکمل انسان ہے — وہ سارے صحیفوں کا عنوان ہے
وہ انسان اکمل نہ ہے سنئے ہو کون؟ — ہوئے مفتخر جس سے یہ دونوں کون
نبی الورا یا رسولِ کریم — نبوت کے دریا کا دُرِ یتیم
حبیبِ خدا سید المرسلین — شفیع الوریٰ ہادیٔ راہِ دین
محمد ہے نام اس کا احمد لقب — بیان ہو سکے منقبت اس کی کب
دل اس کا جو ہے مخزنِ سرِ غیب — مبرا خطا سے ہے بےشک و ریب
زبان اس کی ہے ترجمانِ قدم — ہوا باغِ دین جس سے رشکِ ارم
بظاہر ہے جو مقطعِ انبیاء — حقیقت میں ہے مطلعِ اصفیاء

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں جناب فیضی کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اہلحدیث اور علمائے دیوبند انگریزوں کے حامی تھے اور مولانا فضل حق خیرآبادی، مفتی صدرالدین آزردہ اور امام بخش صہبائی جیسے بزرگ جنگِ آزادی کے مجاہد تھے۔

علمائے دیوبند کے بارے میں کیسے انکشاف ہوا کہ وہ انگریزوں کے حامی تھے۔؟ اس بارے میں مؤلف نے لکھا کہ "مولوی ذوالفقار علی ' انگریزی حکومت میں سکول انسپکٹر تھے۔"

حیرت ہے کہ صہبائی و آزردہ اگر انگریزی حکومت کی ملازمت کرتے ہوں تو کوئی بات نہیں اور اگر مولوی ذوالفقار علی نے ملازمت اختیار کی تو "ناقابلِ معافی" جرم کے مرتکب ہوئے۔ سچ ہے۔ ؎

تیری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ سیاہی جو مرے نامۂ اعمال میں تھی

اس سے قطع نظر کہ ۱۸۵۷ء میں کون کیا تھا۔؟ فیضی صاحب نے اس جنگ کو بہت ہی غلط سمجھا ہے۔ اس تحریک کا حنفی، اہلحدیث، بریلوی، دیوبندی سے کوئی تعلق نہیں، یہ ملک گیر ناراضگی تھی جو تمام لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی۔ ابتداءً اس میں ہندو بھی شریک تھے۔ رانی جھانسی نے جس جرأت سے حصہ لیا، ناقابلِ انکار ہے۔؟ کیا وہ بریلوی مسلک کی پیروکار تھی۔ اسے مکاتبِ فکر کی جنگ قرار دینا حماقت ہے اور تحریک کی توہین اور یہ تاریخ کی کوئی خدمت نہیں۔

فیضی صاحب اور ان کے ہمنواؤں سے درخواست ہے کہ براہ کرم تاریخ مسخ نہ کیجئے۔
کتاب کے حصہ دوم پر کسی آئندہ نشست میں گفتگو کی جائے گی۔

■■